خلا میں پہلی لڑکی

ویلینٹینا ٹیریشکوا 1937ء میں روس کے ایک چھوٹے سے قصبے میں پیدا ہوئی۔اس کا باپ ایک ٹریکٹر ڈرائیور تھا اور ماں گوالن تھی دودھ بیچتی تھی، ویلینٹینا ابھی چھوٹی ہی تھی کہ اس کا باپ فوج میں بھرتی ہوگیا اور اس کو وہ آخری ملاقات بمشکل یاد تھی جب اس کے باپ نے اس کو پیار کرتے ہوئے خدا حافظ کہا تھا،تھوڑے ہی عرصہ بعد وہ جنگ میں مارا گیا، اور پیچھے ایک جوان بیوہ اور تین چھوٹے چھوٹے بچوں کو بے سہارا چھوڑ گیا۔

جنگ ختم ہونے کے بعد وہ لوگ اپنے چھوٹے سے قصبے کو چھوڑ کر ایک نسبتاً بڑے گاؤں میں آ گئے، یہاں اس کی ماں نے ایک کپڑے کی مل میں نوکری کر لی۔ دونوں بہنیں اسکول جانے لگی۔ بھائی ابھی چھوٹا تھا۔

اسکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد دونوں بہنیں اپنی ماں کے ساتھ مل میں کام کرنے لگیں۔ ویلینٹینا مل میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ ایک ٹیکنیکل ادارے میں تعلیم بھی حاصل کرنے لگی، جس کی وجہ سے ویلینٹینا کو مل میں ترقی مل گئی اور وہ اسسٹنٹ فورمین بنا دی گئی۔

سرخ بالوں، نیلی آنکھوں اور گول چہرے والی خوبصورت ویلینٹینا دبلی پتلی لیکن مضبوط جسم والی صحت مند لڑکی تھی۔ اس کے تمام شوق بھی خالصتاً لڑکیوں والے ہی تھے جیسے فیشن ایبل

کپڑے پہننا، خوشبوئیں خریدنا، ڈانس کرنا اور موسیقی کے آلات بجانے کا بھی شوق رکھتی تھی، وہ زندگی سے بھرپور لڑکی تھی اور زندگی کو بھرپور طریقے سے گزارنا جانتی تھی، اس کے ساتھ ساتھ اس کے کچھ سنجیدہ مشاغل بھی تھے وہ مختلف فلاحی اداروں کی فعال کارکن بھی تھی اور ایک ادارے کی منتخب سیکرٹری بھی تھی۔ اس ادارے کے دوسروں لوگوں کی دیکھا دیکھی اسے بھی فلائنگ کا شوق ہوا اور بائیس سال کی عمر میں اس نے ایک پیرا شوٹنگ کلب جوائن کر لیا، یہاں اسے اپنی مزید صلاحیتوں کے اظہار کا موقع ملا اور اسے احساس ہوا کہ وہ ایک عام لڑکی نہیں ہے۔ پہلی ہی بار اس نے بہت اعتماد سے مسکراتے ہوئے پیراشوٹ کے ساتھ چھلانگ لگائی تو اس کے انسٹریکٹر اس کی بے خوفی اور اعتماد دیکھ کر حیران رہ گئے کیونکہ پہلی بار تو بڑے بڑے بہادر مرد بھی تھوڑا سا گھبراتے ہیں۔ اس طرح جلد ہی اس نے فرسٹ کلاس پیرا دوٹر کا تمغہ جیت لیا اور وہ سال کے عرصے میں اس نے سو سے زیادہ بار پیراشوٹ سے چھلانگ لگائی۔ ایک بار ویلینٹینا اپنے ادارے کی ایک میٹنگ میں بیٹھی تھی کہ ایک شخص نے خوشی سے چلا کر خبر سنائی ''ایک آدمی خلاء میں'' یوری گگارین (Yuri Gagarin) ایک روسی آدمی خلا میں۔''

12 اپریل 1961ء ایک تاریخی واقع تھا جب روسی امریکہ سے سبقت لے گئے اور اپنا ایک آدمی خلا میں بھیجا۔ یہ دنیا کا پہلا انسان ''یوری گگارین'' تھا جو خلاء میں پہنچا اور دنیا کے گرد مدار میں چکر لگایا اس سے پہلے امریکہ نے خلا میں بندر اور کتیا کو بھیجا تھا، انسان اب تک نہیں گیا تھا۔

ایک عام ایئر فورس پائلٹ جو خلا میں گیا اور 108 منٹ تک دنیا کے گرد چکر لگا کر آیا اور دنیا بھر میں روسی ہیرو کے طور پر مشہور ہو گیا اس کو دیکھ کر لوگوں کا شوق بڑھا اور ہر کوئی خلا کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کی کوشش کرنے لگا، حتیٰ کہ اسکول کے بچے بھی خلا کے بارے میں جاننے کے لیے بے قرار تھے انہوں نے اپنے خلائی کلب بھی بنائے۔

یوری گگارین کے بعد ایک اور روسی ایئر فورس آفیسر ''ہرمن ٹیٹوؤ'' Herman Titov خلا میں گیا اور دنیا کے گرد کئی چکر لگائے اور پورا دن وہاں گزارا ان کی دیکھا دیکھی ہر

پائلٹ کوخلا میں جانے کا شوق ہوگیا حتیٰ کہ پیراشوٹر بھی خلا میں جانے کے خواب دیکھنے لگے۔ بہت سے لوگوں نے اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر خلائی تربیت کے لیے پیش کیا، لیکن ان میں سے چند خوش نصیب لوگوں کو ہی منتخب کیا گیا جن میں سے ایک ویلینٹینا بھی تھی لیکن اس کو جن مراحل سے گزرنا پڑا وہ اس سے بھی کہیں زیادہ مشکل تھے جن کا ویلینٹینا نے تصور بھی نہ کیا تھا۔

منتخب ہونے کے بعد اس کو بہت سخت ٹیسٹوں اور سخت تربیت سے گزرنا پڑا۔ سب سے پہلے تو میڈیکل ٹیسٹ ہوئے۔ ڈاکٹروں کی پوری ٹیم نے بہت سے ٹیسٹ لیے۔ ایک ایک عضو کا معائنہ کیا گیا، نہ صرف جسمانی بلکہ دماغ کے ٹیسٹ بھی ہوئے اور بار بار ہوئے حتیٰ کہ وہ پوچھنے پر مجبور ہوگئی کہ آخر آپ کیا جاننا چاہتے ہیں۔

انہوں نے کہا: ''مکمل معمولی طاقت اور ہمت، برداشت کی قوت بہت ذہانت، چیزوں کو جانچنے کی غیر معمولی صلاحیت، فوری فیصلہ کرنے کی صلاحیت، متحمل مزاجی، بے پناہ حوصلہ اور فولادی قوت ارادی'' کیا کوئی انسان اتنا مکمل ہوسکتا ہے؟ اس نے حیرت سے پوچھا۔

''شاید نہیں'' ڈاکٹر نے کہا ''لیکن ہم ان تمام صلاحیتوں کے قریب ترین شخص تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اور ویلینٹینا ان چند لوگوں میں سے تھی جس نے تمام میڈیکل ٹیسٹ پاس کر لیے تھے اور اب وہ خلائی ٹریننگ اسکول میں داخل ہوگئی تھی۔ اس دوران دو امریکی خلاباز بھی خلا میں جانے میں کامیاب ہو چکے تھے۔

اب ہماری باری ہے۔ یوری گگارین نے کہا۔

یوری گگارین اور ٹیٹوو دونوں اس خلائی اسکول میں ٹریننگ حاصل کرنے والے اسٹوڈنٹس کو لیکچر دینے آتے تھے، جہاں ویلینٹینا بھی تھی اور وہ ان کی بہت عزت کرتی تھی۔''

''خلا میں سفر کرنے کے لیے عورت جسمانی لحاظ سے مرد کی نسبت بہت بہتر ہے۔'' ایک ڈاکٹر نے لیکچر کے دوران کہا۔ ''کیونکہ اس کا جسم خلائی دباؤ کو زیادہ دیر تک اور اچھے طریقے سے برداشت کرسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپریشن یا حادثات کے صدمات کو عورت زیادہ برداشت

کر لیتی ہے۔شایداس کی وجہ یہ ہے کہ عورت جسمانی طور پر چھوٹی ہوتی ہے اور اس کے دل اور دماغ کا فاصلہ کم ہوتا ہے، اور دل اور دماغ کے درمیان خون کی گردش بھی جلدی مکمل ہو جاتی ہے اور خون کی گردش جتنی جلدی اور آسانی سے مکمل ہوگی اتنا ہی جسم صحیح اور صحت مند طریقے سے کام کر سکتا ہے۔کام کے دوران عورت کے اعصاب اور پٹھے کم توانائی خرچ کرتے ہیں اس لیے اس کو کم آکسیجن اور کم خوراک کی ضرورت ہوتی ہے اور یہی چیز خلا میں سفر کرنے کے لیے سب سے زیادہ اہم ہوتی ہے چونکہ عورت ایک ہلکی پھلکی، کم خوراک اور کم آکسیجن استعمال کرنے والی انسان ہے اس لیے اس کو خلا میں بھیجنا ہمیں آسان اور سستا پڑے گا۔'' کیا مردوں میں ایسی کوئی خوبی نہیں ہوتی''ایک نوجوان پائلٹ نے سوال کیا۔

''نہیں ڈاکٹر بولا۔''

خلا میں جا کر مردوں کی ہمت، طاقت، اس کی مردانہ صفات کوئی معنی نہیں رکھتیں، کیونکہ کشش ثقل سے دور خلا میں ہر چیز بے وزن ہو جاتی ہے جہاں ایک چھوٹا سا بچہ بھی ایک انگلی سے ہزاروں ٹن وزن اٹھا سکتا ہے۔

''لیکن ایمرجنسی کی حالت میں جو عورتیں گھبرا جاتی ہیں اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ ایک اور لڑکے نے سوال کیا۔''

''ایک ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے ہسپتال میں میرا واسطہ جن لیڈی ڈاکٹرز اور نرسوں سے اب تک پڑا ہے وہ تو ایمرجنسی کی حالت میں اتنی ہی پر سکون رہی ہیں جتنا کہ ایک مرد ڈاکٹر رہ سکتا ہے۔'' ڈاکٹر نے جواب دیا۔ڈاکٹرز کے یہ لیکچر تو صحت کے بارے میں تھے۔اس کے بعد راکٹ کے بارے میں خلائی جہاز اور اس کی مشینری کے بارے میں لیکچر ہوئے جو زیادہ تر یادداشت سے تعلق رکھتے تھے۔اس کے بعد باقاعدہ ٹریننگ کا آغاز ہوا۔سب سے پہلے پیراشوٹ ٹریننگ کا آغاز ہوا۔

یہ بھی کوئی کام ہے، یہ تو ایک کھیل ہے۔ویلینٹینا نے خوشی سے کہا'' یہ اتنا بھی کھیل نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہی ہو۔'' انسٹرکٹر نے اسے آگاہ کیا اور واقعی یہ مشقیں اتنی آسان نہ تھیں جتنی

ویلینٹینا سمجھی تھی۔مگر یہ کام بھی اس نے بہت شوق اور لگن سے کیا اس نے جب پیرا شوٹ کھولے بغیر جہاز سے چھلانگ لگائی تو اس کا جسم بہت تیزی کے ساتھ گول گول چکر کھانے لگا، اس نے محسوس کیا کہ اس کا سر بہت بھاری ہو گیا ہے اور آنکھوں کے گرد شدید درد کا احساس ہوا، مگر اس کو بتایا گیا تھا کہ اس صورت حال پر کیسے قابو پانا ہے، چاروں ہاتھ پاؤں پورے کھول لینے ہیں اور اپنا منہ زمین کی طرف کر لینا ہے جو بذات خود ایک مشکل ترین کام تھا، اور جب وہ احتیاط کے ساتھ زمین پر اتر آئی تو اس کے انسٹرکٹر نے اپنی رپورٹ میں لکھا۔''ویلینٹینا سب سے زیادہ پر سکون رہی۔''

یہ تو زمین پر اترنے کا ٹیسٹ تھا اس کے بعد جنگل میں اور جھیل میں اترنے اور تیر کر واپس آنے کا ٹیسٹ ہوا۔ بعد میں ہونے والے ٹیسٹ کھیل نہیں تھے ان سے کوئی بھی محفوظ نہ ہو سکا۔

اس کے بعد Wheel چکر کھانے والا کیبن تھا جس میں ویلینٹینا کو کرسی پر باندھ دیا گیا اور بہت تیزی کے ساتھ گھمایا گیا، اس کو لگا جیسے اس کا جوس نکالا جا رہا ہو، اس کا چہرہ سرخ ہو گیا، دل بُری طرح اچھلنے لگا، وہ آنکھیں بھی بند نہیں کر سکتی تھی حتیٰ کہ سانس بھی بمشکل لے رہی تھی، وہ بے ہوش ہو رہی تھی لیکن پھر بھی اس نے اپنے حواس پر قابو رکھا اور ہوش میں رہی اس کے ساتھ اس کو اپنے ہاتھ بھی اونچے رکھنے تھے تا کہ ان کو پتہ رہے کہ وہ ہوش میں ہے اور اس کے سامنے اسکرین پر کچھ اشارے نظر آ رہے تھے ان کو نا صرف پڑھنا تھا بلکہ یاد بھی رکھنا تھا۔

اس کے بعد ارتعاشی میز (Vibration table) کا ٹیسٹ تھا، جس پر باندھ کر اس کے جسم کو مسلسل ہلایا گیا۔

اس کے بعد اس کو Noise Chamber شور والے کمرے میں رکھا گیا جہاں بڑے بڑے لاؤڈ اسپیکر چنگھاڑ رہے تھے اور کانوں کے پردے پھاڑ رہے تھے یہ دراصل اس کے اعصاب کا ٹیسٹ تھا۔

پھر ایک گرم کمرے Heart Chamber میں بند کیا گیا جہاں سے پمپ کے

ذریعے مسلسل ہوا نکالی گئی، پھر دوبارہ ہوا داخل کی گئی۔ اس کے بعد ''بے وزن'' ہونے کی مشقیں کرائی گئیں۔ یہ ایک ایسی گاڑی تھی جو ایک دم سے راکٹ کی طرح فل اسپیڈ سے دوڑی تھی جس میں بیٹھ کر انسان خود کو بے وزن محسوس کرتا ہے اور پھر اسی حالت میں ٹیوب کے ذریعے کھانا کھانے اور پانی پینے کی مشق کرنا، کیونکہ خلا میں کھانا کھانے کا صرف یہی طریقہ ہے کہ ٹوتھ پیسٹ کی طرح کی ٹیوب کو منہ سے لگا کر کھایا اور پیا جائے۔

جسمانی اور اعصابی ٹیسٹ کے بعد دماغی ٹیسٹ ہوئے جن میں حساب اور الجبراء کے ٹیسٹ تھے جس میں بہت تیزی سے سوال پوچھے گئے اور ان کے بہت تیزی سے جواب دینے تھے جن میں صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح کر کے بھی پوچھا گیا تا کہ فوری فیصلہ کی قوت کو چیک کیا جا سکے۔

اس کے بعد جو سب سے بڑا اور تکلیف دہ ٹیسٹ تھا وہ ''خاموش کمرے'' Quiet Chamber میں رہنے کا تھا جو کہ نا صرف خاموش تھا بلکہ وہاں گھپ اندھیرا بھی تھا۔ ویلینٹینا جو محفل میں رہنا پسند کرتی تھی اس کے لیے یہ بہت تکلیف دہ مرحلہ تھا اس نے اپنے آپ کو زندگی میں کبھی اتنا تنہا محسوس نہ کیا تھا۔ وہ جگہ اتنی بے آواز تھی کہ وہ گھبرا کر چیخنا چاہتی تھی اس سے بڑی مشکل سے اپنے اوپر قابو پایا ہوا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس گھپ اندھیرے میں بھی اس کے فوٹو لیے جا رہے ہوں گے اور اس کی نبض کی رفتار بھی چیک ہو رہی ہو گی اور اس حالت میں بھی اس کو کام دیا گیا تھا کہ وہ وقفے وقفے سے ہمیں رپورٹ کرے کہ وہ کیا سوچ رہی ہے اور کیا محسوس کر رہی ہے۔ کبھی کبھی وہ بھی اس کی باتوں کا جواب دے دیتے تھے جس سے اسے اپنے زندہ ہونے کا احساس ہوتا لیکن کبھی کبھی طویل خاموشی چھا جاتی جس سے وہ بہت اکتا جاتی اور اس کا دل چاہتا کہ وہ مائک پر چیخ چیخ کر ان سے اپنی باتوں کا جواب مانگے لیکن اس نے یہ سب کرنے سے اپنے آپ کو بعض رکھا کیونکہ اس کو خلا میں بھی تو جانا تھا۔ حالانکہ وہ کسی بھی وقت اس خلائی ٹریننگ اسکول کو چھوڑ سکتی تھی اور کہہ سکتی تھی کہ یہ سب بہت نا قابل برداشت ہے اور اس کے لیے کوئی بھی اس کو الزام نہیں دے سکتا تھا کہ اس نے ان کا وقت کیوں ضائع کیا اس کو یہ حق حاصل تھا کہ جب چاہے اس کو چھوڑ دے اور اسکول کے انسٹرکٹر بھی جب چاہے، جس کو چاہے نا اہل قرار دے کر

نکال سکتے تھے۔اسی طرح بہت سے اسٹوڈنٹ مختلف مراحل پر نااہل قرار دے کر نکالے جا چکے تھے اور کسی بھی اسٹودنٹ کے لیے یہ بہت تکلیف دہ مرحلہ تھا کہ وہ اس اسکول کو اور اچھے ساتھیوں کو چھوڑ کر جائے۔

ویلینٹینا کو بھی سب سے زیادہ خوف اسی بات کا تھا کہ کہیں اس کو بھی نا اہل قرار دے کر نکال نہ دیا جائے یا وہ خود ہمت نہ ہار جائے۔

اسی خلائی ٹریننگ اسکول کے وہ لوگ اور خلا میں بھیجے گئے، وہ چار دن خلا میں رہ کر کامیابی سے واپس لوٹے،سب بہت خوش تھے۔اس کے بعد ویلینٹینا کی باری تھی۔دو اگلے خلائی سفر کے لیے منتخب کر لی گئی تھی گو کہ ویلینٹینا نے بھی ابھی تک کوئی جہاز نہ اڑایا تھا پھر بھی اسے ''جونیئر لیفٹیننٹ کا عہدہ مل گیا تھا کیونکہ باقی لوگوں میں بھی زیادہ تر ایئر فورس کے آفیروز تھے۔ویلینٹینا کے ساتھ خلائی سفر کے لیے جو شخص منتخب ہو وہ کرنل بائی کووسکی Colonel Bykovsky تھا،جس کو ویلینٹینا نے اپنا خلائی بھائی Space Brother کہا خلائی اسٹیشن پر بائی کووسکی کو باز Hawk کا نیا نام ملا،اور ویلینٹینا کو ''سمندری بگلا Seagull'' کہا گیا۔کرنل بائی کووسکی کو دو دن پہلے روانہ ہونا تھا۔جس دن اسکی روانگی تھی ویلینٹینا نے ایک گھنٹہ اپنے ہیر ڈریسر کے پاس گزارا، بال سیٹ کرا کر پھر خلائی اسٹیشن پہنچا اپنے خلائی بھائی کو خدا حافظ کہنے۔اس قت وہ بہت شاندار خوبصور اور پر سکون دکھائی دے رہی تھی۔اس نے نیلے رنگ کا ریشمی فراک اور ہیل والے سینڈل پہن رکھے تھے۔

''تم ایک خلا باز بالکل دکھائی نہیں دیتیں'' ایک اخباری رپورٹر نے بے یقینی سے کہا ''خلا میں پہننے کے لیے مجھے دوا وردریس ملے گا'' ویلینٹینا نے سنجیدگی سے کہا۔خلائی بھائی نے خدا حافظ کہا اور اپنے خلائی جہاز Vostoc-5 میں سوار ہونے چلا گیا، جہاں اس کو ویلینٹینا کنٹرول روم کی ٹیلی ویژن اسکرین پر دیکھ رہی تھی، اچانک آگ بھڑک اٹھی، دھواں پھیل گیا اور ایک دھماکہ کی ساتھ راکٹ اپنے اسٹیشن سے الگ ہوگیا۔کچھ لمحے کے لیے ویلینٹینا کی آنکھوں میں اپنے خلائی بھائی کے لیے آنسو آ گئے، پھر اس نے ریڈیو پر اس کی آواز سنی ''سب ٹھیک ہے'' تو

وہ مطمئن ہو کر مسکرانے لگی۔

''اب تمہاری باری ہے'' خلائی اسٹیشن کے کمانڈر نے ویلینٹینا سے کہا۔ دو دن بعد ویلینٹینا کی باری آ گئی جبکہ بائی کووسکی ابھی خلاء میں ہی تھا، زمین کے گرد چکر لگا رہا تھا اور ویلینٹینا کا منتظر تھا۔

ویلینٹینا نے تین بھاری بھرکم سوٹ پہنے جن میں سے ایک ہوا سے بھرا ہوا تھا تا کہ اگر واپسی پر راکٹ سمندر میں اتر جائے تو اس کو ڈوبنے سے بچا سکے۔ Vostoc-6 سیاہ اور چمکدار سلور کلر کا تھا جس کو نوکیلی چوٹی سیدھی خلا کی جانب تھی۔ وہاں پر موجود عملے نے ویلینٹینا کو پھول پیش کیے، ایک خاتون کو پھول پیش کرنا کوئی عجیب بات نہیں چاہے وہ بھاری بھرکم خلائی سوٹ میں ہی ملبوس کیوں نہ ہو جس کی ساتھ لوہے کی تاریں لٹکر ہی تھیں جن کا ایک سرا اس کے جسم میں گڑا تھا گو کہ پھول پیش کرنا ایک سادہ سی رسم ہے مگر یہ گہری عقیدت اور محبت تھی اس عورت کے لیے جو دنیا کے چند بہادر ترین انسانوں میں سے تھی۔

اس نے دنیا کو خدا حافظ کہا اور لفٹ میں داخل ہو گئی جس نے اسے اوپر خلائی جہاز تک پہنچا دیا جو کہ زمین سے سوفٹ بلند تھا۔ وہ اپنے کیبن میں چلی گئی اور پائلٹ کی سیٹ پر بیٹھ گئی، اور جو لوہے کی تاریں اس کے سوٹ کے ساتھ لٹک رہی تھیں وہ اس نے وہاں آلات کی ساتھ نصب کر دیں، جن کا ایک سرا اس کے جسم میں پیوست ہوا تھا تا کہ ڈاکٹرز اس کے جسم کا ردعمل چیک کرتے رہیں۔ اس کیبن میں اتنی ہی خاموشی اور تنہائی تھی جیسے ٹریننگ اسکول کے خاموش ''کیبن'' میں مگر یہ حقیقت تھی جو بہرحال اسے برداشت کرنی تھی پھر اس نے کیبن میں نصب آلات انتہائی احتیاط کے ساتھ چیک کیے جس میں ایک گھنٹہ صرف ہوا پھر اس نے ریڈیو پر اطلاع دی کہ تمام آلات اور درجہ حرارت مکمل طور پر چیک ہو چکے ہیں۔ اب وہ جانے کے لیے تیار ہے۔

کنٹرول روم سے ڈاکٹر نے بتایا کہ اس کی نبض اور سانس کی رفتار بالکل نارمل ہے۔

سگنل دے دیا گیا اور الٹی گنتی countdown شروع ہو گئی۔

کنٹرول روم میں بے حد تجسس پھیلا ہوا تھا اور وہ اپنے کیبن میں تنہا، سکون کے اٹھ

اشارے کی منتظر تھی۔ پھر اچانک اس نے جھٹکا محسوس کیا اور وہ خلا کے لیے روانہ ہو چکی تھی یہ 16 جون 1963ء رات ساڑھے بارہ بجے کا وقت تھا۔ یہ سب کچھ اتنا نارمل تھا کہ اسے یقین نہیں آ رہا تھا لیکن جیسے جیسے جہاز نے اسپیڈ پکڑی تو دباؤ کا احساس بڑھنے لگا۔ اس کو اپنے ہاتھ پیر بھاری محسوس ہونے لگے اور آنکھوں اور سر میں شدید درد محسوس ہونے لگا لیکن قابل برداشت تھا، یہ ایک مرحلہ تھا، پھر خلائی جہاز سے نصب اور راکٹ بھڑک اٹھا اور جھٹکے سے الگ ہو گیا جس سے جہاز کی اسپیڈ مزید بڑھ گئی اور ساتھ دباؤ میں بھی اضافہ ہو گیا، لیکن مسلسل رپورٹ دیتی رہی کہ ''وہ ٹھیک ہے''۔

'' Vostoc-6 ہوں'' اس نے ریڈیو پر اطلاع دی۔ ''میں بہت اچھا محسوس کر رہی ہوں اور دنیا کو دیکھ رہی ہوں، جہاز بالکل صحیح کام کر رہا ہے۔'' پھر وہ اپنے خلائی بھائی سے مخاطب ہوئی، جس نے اسے خلاء میں ''خوش آمدید'' کہا پھر انہوں نے مل کر نوٹ بک اٹھا کر اپنی گود میں رکھی لیکن وہ پھسلی اور تیرتی ہوئی اس کے گرد گھومنے لگی۔ اس نے بمشکل اس کو پکڑ کر واپس گود میں رکھا، اس کا کچھ بھی وزن نہ تھا حتیٰ کہ ویلینٹینا کا اپنا وزن بھی ختم ہو چکا تھا۔ اسے ''ہلکے پن'' کا عجیب سا احساس ہوا۔ اس نے سوچا زمین پر ہم کتنے بھاری ہوتے ہیں پھر اسے بھوک کا احساس ہوا تو اس نے ٹوتھ پیسٹ جیسی ایک ٹیوب اٹھا کر منہ سے لگالی پھر اس نے پانی پیا تو چند قطرے اس کے منہ سے پھسل گئے اور اس کے آس پاس ہی ہوا میں تیرتے رہے۔

وہ خلائی اسٹیشن پر موجود سائنسدانوں کو اپنے سفر کا تمام احوال پہنچاتی رہی۔ زمین اس سے 135 میل دور تھی، نیچے آسمان صاف تھا جہاں سے وہ زمین پر موجود دریا، پہاڑ، میدان، سمندر اور جنگل سب کچھ دیکھ رہی تھی، پھر اس نے افق کا نظارہ کیا اس کے خوبصورت رنگ دیکھے جو آہستہ آہستہ تبدیل ہو رہے تھے نیلے، نارنجی، سبز پھیلے اور پھر نیلے، پھر وہ اس مقام سے گزری جہاں رات ہو چکی تھی وہاں بڑے بڑے شہروں کی تیز روشنیاں اسے ستاروں کی مانند نظر آ رہی تھیں۔

زمین کے مدار کا چکر اس نے ڈیڑھ گھنٹے میں پورا کر لیا تھا، تمام کام پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت انجام پا رہے تھے۔ اس کا خلائی بھائی اس سے صرف تین میل دور تھا۔ وہ اپنے

کام کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے سے تبادلہ خیال بھی کر رہے تھے، ایک دوسرے کو لطیفے بھی سنا رہے تھے حتیٰ کہ گا بھی رہے تھے اور زمین پر موجود لاکھوں لوگ انہیں ٹیلی ویژن اسکرین پر دیکھ رہے تھے پہلے بھائی کو وسکی کی شکل اسکرین نظر آئی پھر ویلینٹینا کا خوبصورت گول چہرہ آیا، ہنستی ہوئی بڑی بڑی آنکھیں اور گالوں کے ڈمپل سفید ہیلمٹ سے نظر آ رہے تھے۔ پھر اچانک Seagull کی طرف سے خاموشی چھا گئی۔ کنٹرول روم میں بے چینی پھیل گئی، وہ مسلسل سگنل دے رہے تھے مگر جواب نہیں آ رہا تھا، پھر Hawk نے سگنل کی آنکھ کھل گئی وہ بولی! ''آئی ایم سوری مجھے غنودگی سی ہوگئی تھی جس کی وجہ سے میں جواب نہ دے سکی۔''

''تمہاری کیبن کا درجہ حرارت بہت بڑھ گیا ہے اگر اسے کم کر لو تو بہتر محسوس کرو گی!'' کنٹرول روم سے جواب آیا۔ پھر اس نے ایک گیلا پیڈ لے کر چہرے پر پھیرا جس سے وہ تازہ دم ہوگئی۔ وہاں فریش ہونے کا صرف ایک ہی طریقہ تھا۔ ''کیا مجھے چوبیس گھنٹے میں واپس آنا ہوگا؟'' ویلینٹینا نے پوچھا۔ ''تم کیا محسوس کر رہی ہو؟'' کنٹرول روم سے پوچھا گیا۔

''زبردست! میں ابھی یہاں اور ٹھہرنا چاہتی ہوں۔''

''ٹھیک ہے تم ٹھہر سکتی ہو۔'' جواب آیا۔

وہ دن خلاء میں ٹھہری۔ تیسرے دن اس کو کہا گیا: ''پہلی پرواز کے لیے 72 گھنٹے بہت ہیں۔ اب ہم تمہیں واپس بلانے لگے ہیں۔ اس نے دنیا کے ماحول میں واپس لوٹنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کیا۔ سرخ بتی جلنے لگی، وہ دس منٹ بعد زمین کے مدار پر واپس پہنچنے والی تھی۔ ''تم کیا کھانا پسند کرو گی'' اس نے پوچھا گیا۔

''ٹماٹر، پیاز، براؤن بریڈ'' اس نے جواب دیا۔ ''یہ ٹوتھ پیسٹ ٹائپ کی خوراک یقیناً صحت بخش ہوگی مگر اب میں مکمل کھانا کھانا پسند کروں گی۔'' Vostoc-6 نے نیچے زمین کی طرف رخ کیا، اچانک جہاز کے اگلے حصے میں دھماکہ ہوا، آگ بھڑک اٹھی اور ایک راکٹ جہاز سے الگ ہوگیا، لیکن ویلینٹینا گھبرائی نہیں وہ جانتی تھی کہ جہاز کے آگے اور پیچھے بہت سے راکٹ نصب ہوتے ہیں، پہلے اسپیڈ بڑھانے کے لیے وہ راکٹ دھماکہ سے الگ ہوتے ہیں اور واپسی پر

سپیڈ کم کرنے کے لیے ایسا ہوتا ہے، اگر اسی اسپیڈ سے جہاز زمین کے مدار میں داخل ہو جائے تو وہ خود دھماکہ سے پھٹ جائے لہٰذا پہلے جہاز کی اسپیڈ آدھی کی جاتی ہے پھر چوتھائی یعنی ساڑھے چار ہزار میل فی گھنٹہ لیکن اس حیرت انگیز سسٹم کے تحت جبکہ بار بار راکٹ دھماکے سے بھڑک اٹھتے ہیں، جہاز کے اندر کا درجہ حرارت بالکل نارمل رہتا ہے۔ جیسے ہی جہاز زمین کے مدار میں داخل ہوا پھر سے شدید دباؤ محسوس ہونے لگا۔ پہلے سے بھی زیادہ اسے ارتعاشی میز والی مشق یاد آ گئی، کیونکہ جہاز چکر کھانے لگا تھا اور وہ گولی کی طرح زمین کی طرف آ رہا تھا۔ ''Seagull'' تم زمین پر اترنے کے لیے تیار ہو۔'' کنٹرول روم سے آواز آئی۔ اچانک جہاز کو زور کا جھٹکا لگا، کیونکہ جہاز پر نصب بے شمار پیراشوٹ یکدم کھل گئے تھے اور جہاز کی اسپیڈ نارمل ہو گئی تھی اب دبائو بھی یکدم ہی ختم ہو گیا تھا اور vostoc.6 تیرتا ہوا زمین پر آ لگا تھا۔

اس نے 72 گھنٹے میں بارہ لاکھ پچاس ہار میل کا سفر طے کیا تھا اور زمین کے گرد 49 چکر لگائے تھے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد اس کا خلائی بھائی بھی زمین پر اتر گیا۔ وہ تازہ دم ہونا چاہتی تھی کیونکہ وہ تین دن اور رات ایک ہی کرسی پر بیٹھی رہی تھی مگر پہلے ڈاکٹروں نے اس کا چیک اپ کرنا تھا، اس کے بعد وہ شاور لینے، خوبصورت کپڑے پہننے اور اپنی من پسند خوراک کھانے کے لیے آزاد تھی۔

تین دن بعد یہ وہ نئے خلاباز ماسکو کے لیے روانہ ہو گئے۔ جہاں جہاز سے اترتے ہی ان کے لیے سرخ قالین بچھایا گیا۔ روس کے دارالحکومت ماسکو کے لوگوں نے جب اس پہلی خلاباز خاتون کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا تو خوشی سے پاگل ہو رہے تھے۔ ویلینٹینا، بائے کووسکی اور پچھلے چاروں خلاباز وروسی ہیرو تھے۔ انہوں نے وہ کام کیا تھا جو دنیا میں اب تک کوئی نہ کر سکا تھا۔ ماسکو میں ویلینٹینا کا کانسی کا مجسمہ بھی لگایا گیا اور ایک نئی خوشبو بھی متعارف کرائی گئی جس کا نام ''Seagull'' رکھا گیا۔

''لیکن یہ خلاباز لڑکی کسی عام آدمی سے تو شادی نہیں کر سکتی؟'' لوگوں نے اظہار خیال کیا۔

لہٰذاان پانچ خلاباز مردوں سے ہی انتخاب کرنا تھا۔جن میں سے ایک تو اس کا خلائی بھائی تھا اوراس کے سمیت دو باقی تین افراد پہلے سے سمیت شادی شدہ تھے لہٰذا ٹیٹوؔو titov کا انتخاب کیا گیا جو خلائی اسکول میں لیکچر دینے بھی آتا تھا اور 3 نومبر 1963ء کوان کی شادی ہوگئی۔(ترجمہ)